سوال

میری شادی کودس برس ہوچکے ہیں، اور میرے دوبیٹے اورایک بیٹی ہے، میری شادی محبت کی شادی تونہیں تھی، لیکن میں اپنے خاوند سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں؛ کیونکہ شادی کے ابتدامیں خاوند میری بہت عزت کرتا اور ہر معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرتا تھا، اور میرے ساتھ الفت و محبت کی باتیں کرتا حتی کہ میں اسے مکمل طور پر محبوب جاننے لگی صریح بات ہے کہ وہ نماز باجماعت مسجد میں جا کرادا کرتا تھا، اور ہر معاملہ میں میری معاونت کرتا، حتی کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھر کے کام کاج میں بھی میرا ہاتھ بٹاتا لیکن شادی کے چار برس بعد اس کے دوسرے نوجوان لڑکوں سے تعلقات بننا شروع ہوئے اوراچانک انکشاف ہواکہ وہ تمباکو نوشی کرنے لگا ہے جس سے مجھے بہت دکھ اور صدمہ ہوا، اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کریگا، لیکن شدید افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اب تک تمباکو نوشی کر رہا ہے، اوراس کا اتنا عادی ہوچکا ہے کہ صبح کے وقت روزانہ کیفے جا کر حقہ پیتا ہے جب میں اسے روکتی ہوں تووہ مجھ پر چیخنے چلانے لگتا ہے کہ مجھے اس کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے، یہ بھی علم رہے کہ وہ میرے حقوق میں بھی کوتاہی کر رہا ہے، اور بچوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتا،اپنے دوست واحباب کے ساتھ بہت زیادہ مشغول رہتا ہے، بلکہ صبح گھر سے نکلتا ہے تورات کے آخری حصہ میں ہی واپس پلٹتا ہے میں نے اس موضوع میں اس کے خاندان والوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اسے سمجھائیں لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، وہ کسی کی بات سنتا ہی نہیں، میں اس سلسلہ میں بہت پریشان ہوں، کیونکہ وہ میرے ساتھ بہت زیادہ عصبیت کا معاملہ کرنے لگا ہے اور بات بات پر غصہ ہونا شروع ہوجاتا ہے لیکن اپنے دوستوں کے ساتھ ہنستا اور مذاق کرتا رہتا ہے ان سے خوش رہتا ہے، اسی طرح اگر ہم اسے کہیں کہ ہم سب اکٹھے کہیں گھومنے جاتے ہیں تووہ راضی نہیں ہوتا، اور اگر ہمارے ساتھ کہیں چلا بھی جائے تو بالکل خاموش رہتا ہے اور کسی سے بات تک بھی نہیں کرتا، موبائل کے ساتھ ہی لگا رہتا ہے یا تو میسج کرتا ہے یا پھر فون پر بات چیت، یہ اس حد تک تھا کہ ابتدائی طور پر تو میں خیال کرنے لگی کہ اس کے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی تعلقات ہیں لیکن اس کے تصرفات کے مطابق تو میں یہی سمجھتی ہوں کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مشغول رہتا ہے، میں اس سے ہر طرح محبت کرتی ہو اور دل و جان سے چاہتی ہوں ملاحظات : وہ مسجد میں نماز ادا کیا کرتا تھا، لیکن اب کئی نمازیں تووہ ادا ہی نہیں کرتا، وہ مجھے اکثر طور پر مجروح کرتا اور میری اہانت کرتا رہتا ہے، اولاد کے سامنے مجھے غصہ ہوتا اور چیختا ہے، بلکہ کسی بھی شخص کے سامنے میری بے عزتی کر دیتا ہے اور میرے جذبات کا خیال بھی نہیں کرتا کہ کسی دوسرے کے سامنے ذلیل کر رہا ہے اکثر طور پر وہ تمباکو نوشی کے عادی نوجوانوں کے ساتھ ٹور پر جاتا ہے،اپنے لباس وغیرہ پر فضول خرچی اور اسراف کا مرتکب ہوتا ہے، لیکن اسے گھریلو اخراجات اور ضروریات کی کوئی فکر نہیں کہ گھر میں کیا چیز کم ہے یا کچھ لانا ہے اس پر قرض بہت زیادہ ہے، اوراس کے پاس کوئی قیمتی چیز تک نہیں رہی یہ علم میں رہے کہ میں کام کرتی اوراپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہوں، گھر کا کرایہ بھی دیتی ہوں، اور گھر کی ملازمہ کی تنخواہ بھی میرے ذمہ ہے، اور گھر کی اکثر ضروریات بھی پوری کرتی ہوں، لیکن اسے کوئی فکر ہی نہیں مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ معاملات میں کیا طریقہ اختیار کروں ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

ازدواجی زندگی کی بہت ساری مشکلات ہیں، اگر تو یہ مشکلات خاوند کی جانب سے ہوں تو پھر ایک عقلمند عورت کو اس کا سبب تلاش کرنا چاہیے کہ خاوند کے اپنی بیوی کے ساتھ معاملات میں تبدیلی کیوں آئی ہے، اوراس کی زندگی میں یہ مشکلات پیدا ہونے کے اسباب کیا ہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کا سبب یہ ہو کہ وہ خاوند کی بات نہیں مانتی، اور تصرفات میں عناد کا شکار ہوئی ہے، یا پھر خاوند کی اطاعت کرنے میں کہیں کوتاہی سے تو کام نہیں لے رہی، یا پھر کہیں وہ گھر اور بچوں کی تربیت میں تو سستی و کوتاہی کی مرتکب نہیں رہی، اس کے علاوہ دوسرے اسباب تلاش کرے

یہ تو تصور نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ازدواجی زندگی سعادت کے ساتھ بسر ہو رہی تھی، اور اچانک ہی بغیر کسی سبب کے خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرنے لگا، اور گھر سے باہر راتیں بسر کرنے لگے، اور تمبا کو نوشی کرنے لگے، اس کا ضرور کوئی سبب ہوگا، جس کی بنا پر خاوند ایسے کرنے لگا ہے، اور ضرور کوئی بات ہوگی جس نے اسے یہ غلط کام کرنے کی طرف لگا دیا

اگرچہ ہمیں علم ہے کہ اکثر طور پر ان اسباب میں بیوی کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا؛ بلکہ ایک نیک و صالح شخص کا غلط راہ پر چل نکلنا اللہ تعالی ہمیں ثابت قدمی اور ہدایت نصیب فرمائے یا تو بری صحبت اور سوسائٹی کی وجہ سے ہے جو اسے گھیر کر صراط مستقیم سے گمراہ کر دیتی ہے، حتی کہ اس کی دنیا و آخرت کی مصلحت سے بھی دور ہٹا دیتی ہے، جیسا کہ ہمارے سامنے اس مشکل میں دیکھنے کو مل رہا ہے

جب بیوی کے سامنے واضح ہو جائے کہ خاوند میں تبدیلی آئی ہے اس میں بیوی کا کوئی دخل نہیں تو پھر یہ اس کے لیے اللہ کی جانب سے آزمائش ہے، اس لیے اسے یا تو خاوند کی جانب سے حاصل ہونے والی تکلیف پر صبر و تحمل کے ساتھ ساتھ خاوند کی اصلاح کے لیے دعا کرتے ہوئے اسے نصیحت بھی کرنی چاہیے

یا پھر بیوی اگر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر نہیں کر سکتی یا اسے خدشہ ہو کہ اگر خاوند کے ساتھ رہی تو اسے اپنے آپ یا اپنے دین کا خطرہ ہو سکتا ہے یا پھر اولاد بگڑ جائیگی یا پھر خاوند کی معصیت و نافرمانی کفر تک پہنچ جائے اللہ اس سے محفوظ رکھے تو اس حالت میں بیوی اپنے خاوند سے علیحدگی طلب کر سکتی ہے

دوم :

بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو وعظ و نصیحت کرنے میں اچھے طریقہ سے جدوجہد کرے، اور اس کے لیے اپنی کلام میں شدت اور سختی سے کام نہ لے، اور نہ ہی اس کے سامنے منہ بسور کر اور تیوری چڑھا کر بات کرے

بلکہ اسے اس سلسلہ میں نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ اپنے ماں باپ اور خاندان والوں کو اس سلسلہ میں بتائے تاکہ وہ کسی ایسے شخص کو اس میں دخل اندازی کرنے کا کہیں جو اس کے خاوند کو نصیحت کرے، اور اسے صحیح راہ کی راہنمائی کرے

اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو حرص کے ساتھ سجدہ میں اور رات کے آخری حصہ میں اپنے خاوند کے لیے اللہ عزوجل سے اصلاح کی دعا کرنی چاہیے

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" خاوند کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوک کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء (19).

اور عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے "

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے

جب خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوک کرے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے، اور اس کے ذمہ جو خاوند کے حقوق ہیں وہ ادا کرتی رہے تاکہ اسے اس کا اجر و ثواب حاصل ہو، ہو سکتا ہے جب خاوند اس کی جانب سے یہ سلوک دیکھے تو اسے ہدایت آ جائے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور نیکی و برائی برائی نہیں ہوسکتی، آپ برائی کو بھلائی سے دور کریں، تو وہ جس کے اور آپ کے درمیان عداوت و دشمنی ہے وہ آپ کا دلی دوست بن جائیگا

اور یہ چیز تو انہیں ہی نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں، اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی اور نہیں پا سکتا فصلت (3534).

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ فوزان (177/4).

اگر کوئی ایسی معاصی اور گناہ ہوں جس پر بیوی صبر کر سکتی ہے تو ٹھیک، لیکن ان میں نماز ترک کرنا شامل نہیں ہے، کیونکہ نماز ترک کرنا کفر اور دین اسلام سے ارتداد ہے، اس لیے بیوی اپنے خاوند کو نزدیک مت آنے دے، حتی کہ وہ نماز کی پابندی کرنے لگے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایک عورت کا خاوند کچھ کبیرہ گناہ مثلا نشہ وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے، اور یہ عورت اپنے خاوند سے تنگ ہے، عورت نیک و صالح اور ایمان والی ہے ہم تو اسے ایسے ہی سمجھتے ہیں باقی اللہ ہی کو علم ہے یہ عورت کیا کرے، اس نے کئی بار خاوند کو نصیحت بھی کی ہے کہ وہ اس حرام کام سے باز آجائے، اور توبہ کر لے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

آیا یہ عورت میکے چلی جائے، یا کہ صبر و تحمل سے کام لے ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس شخص کو ہدایت نصیب کرے اسی طرح وہ اپنے بچوں کو بھی نماز ادا کرنے سے روکتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"حرام کام کا ارتکاب کرنے والا یہ شخص نماز ادا کرتا ہے یا نہیں؟

سائل:

نماز تو ادا کرتا ہے لیکن سستی کے ساتھ ادائیگی ہوتی ہے کبھی گھر میں اور کبھی کام پر اور کبھی نماز میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے

جواب:

میری رائے تو یہ ہے کہ جب بیوی نے اسے نصیحت بھی کی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو پھر بیوی کو فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق حاصل ہے، وہ نکاح فسخ کر لے، لیکن بہر حال ان جیسے امور میں ہوسکتا ہے فسخ نکاح کے ساتھ اسے کچھ اشیاء حاصل نہ ہوں؛ کیونکہ اس کے ساتھ اولاد بھی ہے، اور فسخ نکاح میں مشکل پیش آئیگی

اس لیے اگر اس کی معصیت و نافرمانی کفر کی حد تک نہیں پہنچتی تو خراب اور فساد کے خوف کی بنا پر خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں

لیکن اگر یہ معصیت کفر کی حد تک پہنچ چکی ہو مثلا وہ نماز ادا نہیں کرتا تو پھر بیوی اس کے ساتھ ایک لحہ بھی نہیں رہ سکتی"

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (13) سوال نمبر (18).

سوم:

خاوندوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کریں، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ انہیں اچھے طریقہ سے رکھیں

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں بتایا ہے کہ ہوسکتا ہے ان میں سے کوئی خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو لیکن اللہ سبحانہ وتعالی اس میں خیر کثیر پیدا کردے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے کہ :

اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو برا دیکھتا ہے تو پھر اس کے اخلاق حسنہ پر اسے راضی ہوجانا چاہیے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ان (بیویوں) کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا فرمادے النساء (19).

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کوئی مومن کسی مومنہ عورت سے بغض نہیں رکھتا، اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے کسی دوسرے اخلاق سے راضی ہوجائیگا یا فرمایا : اس کے علاوہ کسی دوسرے اخلاق سے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

ان خاوندوں کو یہ جاننا چاہیے کہ ان کے لیے قدوہ ونمونہ اور آئیڈیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر خاوند تھے

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ :

عاشروھن بالمعروف :

یعنی ان کے ساتھ اچھی کلام کرو، اور اپنے افعال بھی اچھے کرو، اور اپنی شکل وصورت بھی اچھی بناؤ جتنی تم میں استطاعت ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم اپنی بیوي سے چاہتے ہو تو پھر تم بھی اسی طرح کرو

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ان عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جس طرح ان پر حق ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ البقرۃ (228).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر اور اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے بہتر اور اچھا ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3892) امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن معاشرت کرتے، اور ہمیشہ خوش رہتے اور اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے، اور ان سے نرم رویہ اختیار کرتے، اور ان کے لیے اخراجات کھل کر کرتے، اور اپنی بیویوں کو ہنساتے

حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ دوڑ لگانے کا مقابلہ کر کے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے محبت و مودت کا مظاہرہ کرتے

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی اور مقابلہ جیت لیا، یہ اس وقت ہوا جبکہ ابھی میرا جسم فربہ نہیں ہوا تھا، لیکن جب میں بھارے جسم والی ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی اور آگے نکل گئے تو فرمانے لگے : یہ اس کا بدلہ ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2578) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کی باری ہوتی رات کے وقت ساری بیویوں کو اس کے گھر روزانہ اکٹھے کرتے اور بعض اوقات ان سب کے ساتھ رات کا کھانا تناول فرماتے، پھر ہر بیوی اپنے اپنے گھر چلی جاتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کی باری ہوتی اس کے پاس رات بسر کرتے، ایک ہی بستر میں سوتے، اور اپنی اوپر والی چادر اتار کر صرف تہہ بند میں سوتے تھے

جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آکر اپنی بیوی کے ساتھ سونے سے قبل کچھ دیر باتیں کرتے، تاکہ اس سے انس و محبت پیدا ہو

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

یقینا تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے الاحزاب (21).

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (242/2).

لگتا ہے کہ آپ کے خاوند کا بری صحبت اور بری سوسائٹی سے دور ہونا ہی علاج ہے جس کی بنا پر وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر اور دین سے مشغول ہو گیا ہے اور ان کا خیال نہیں کرتا، اس لیے اگر ممکن ہو سکے تو اس کے لیے نیک و صالح صحبت اور سوسائٹی اور ماحول بنائیں، اس کے لیے اس کے خاندان سے نیک و صالح افراد سے مدد و تعاون حاصل کریں، جو اس کے لیے بری صحبت اور برے دوستوں کی جگہ حاصل کریں جنہوں نے اس کی حالت کو خراب کر کے رکھ دیا ہے تو یہ بہتر رہے گا

پھر آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اس بری سوسائٹی کا نعم البدل دینے کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد طلب کرتے ہوئے خاوند کو گھر میں سکون اور محبت و مودت اور الفت دیں جو اسے اس بری صحبت سے نجات دلائے، امید ہے کہ اللہ تعالی آپ اور آپ کے خاوند کے لیے اس آزمائش سے کوئی نکلنے کی راہ بنا دے

ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے وہ آپ کے خاوند کو ہدایت نصیب کرے، اور اسے ایسے کام کرنے کی توفیق دے جو اللہ کو راضی کرنے والے ہوں، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے

مزید آپ سوال نمبر (45600) اور (9463) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

واللہ اعلم.

9497